بسم اللہ نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

# دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.com Contact: +923214061265

فتوی نمبر:AB025

تاریخ:12 اگست 2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن پر عدت وفات واجب تھی؟

سائل:عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امت کیلئے حکم شرعی یہ ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد بیوہ پر 4ماہ10 دن عدت گزارنا واجب ہے کیونکہ امتی کی وفات سے اس کا نکاح ختم ہوجاتا ہے جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیت ہے کہ ان کی خدمت اقدس میں موت صرف وعدہ الٰہیہ "کل نفس ذائقة الموت" (ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے) کے تحت ایک آن ولحہ کیلئے حاضر ہوتی ہے اور پھر انہیں اسی حقیقی ودنیاوی وجسمانی زندگی کیساتھ زندہ فرمایا دیا جاتا ہے، اوران کی ظاہری وفات سے ان کا نکاح ختم نہیں ہوتا، کیونکہ یہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوررزق دیئے جاتے اور نمازیں پڑھتے ہیں، اور جو زندہ ہو اس کی بیوی نہ بیوہ ہوتی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی عدت، اور آیت کریمہ "والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً" (تم میں سے جو بیویاں چھوڑ کر مریں) میں خطاب امت سے ہے نہ کہ نبی کریم ﷺ سے۔لہذا بالعموم دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص امام الانبیاء ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج پاک امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو بعد وفات اقدس نہ کسی دوسرے سے نکاح کرنے کی اجازت تھی اور نہ ہی ان پر شرعا عدت لازم تھی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا علیہم السلام کے اَجسام کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (المسند"، لِلإمام أحمد بن حنبل، ج۵، ص۴۶۳، الحدیث:۱۶۱۶۲)

(المستدرک "للحاکم، کتاب الجمعۃ، الحدیث:۱۰۶۸، ص۵۶۹)

(سنن ابن ماجہ "، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الحدیث:۱۶۳۷، ج۲، ص۲۹۱)

(سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ، الحدیث:۱۰۴۶، ج۱، ص۳۹۱)

(سنن النسائی"، کتاب الجمعۃ، باب إکثار الصلاۃ علی النبي صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ، الحدیث:۱۳۷۱، ص۲۳۷)

اور سنن ابن ماجہ اور مشکوۃ المصابیح میں اس حدیث پاک میں یہ الفاظ زائد ہیں: "فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ" ترجمہ: تو اللہ (عزوجل) کے نبی زندہ ہیں، روزی دیے جاتے ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۱/ ۲۶۵، الحدیث: ۱۳۶۶)

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، الحدیث: ۱۶۳۷، ج ۲، ص ۲۹۱)

دوسری صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ "الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون"۔ انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ (مجمع الزوائد باب ذکر الانبیاء علیہم السلام دارالکتاب بیروت ۸/ ۲۱۱)

(مسند ابی یعلٰی حدیث ۳۴۱۲ مؤسسۃ علوم القران بیروت ۳/ ۳۷۹)

علامہ شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "مراقی الفلاح" میں ہے: "ومما ھو مقرر عندالمحققین انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حی یرزق ممتع بجمیع الملاذ و العبادات غیر انہ حجب عن ابصار القاصرین عن شریف المقامات"۔ ترجمہ: محققین علماء کے نزدیک جو تسلیم شدہ عقیدہ ہے وہ یہ کہ بیشک نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں، جمیع عبادات ولذات والی اشیاء سے لذت حاصل کرتے ہیں، لیکن جو بلند رتبہ کو نہیں پہنچ سکے آپ ﷺ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، کتاب الحج، فصل فی زیارۃ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم، ص ۳۸۰)

حضرت شیخ عبد الحق (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں: "مقام نبوت و رسالت بعد از موت ثابت است وخود انبیاء را موت نبود وایشاں حی و باقی اند وموت ہماں است کہ یکبار چشیدہ اند بعد ازاں ارواح را بہ ابدان ایشاں اعادہ کنند وحقیقت حیات بخشند چنانچہ در دنیا بودند کامل تر از حیات شھدا کہ آں معنوی است۔

یعنی کمالِ نبوت ورسالت مرنے کے بعد بھی ثابت رہتا ہے اور خود نبی لوگ مرتے نہیں وہ لوگ زندہ اور باقی ہیں ان کے لیے موت بس اتنی ہے کہ ایک بار چکھا اور پھر اس کے بعد ان کی روحیں ان کے بدن میں واپس کر دی گئیں اور ان کو وہی اصل زندگی دے دی گئی جیسی کہ دنیا میں تھی یہ ان کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ (تکمیل الایمان، صدور کبائر از انبیاء جائز نیست، ص ۱۲۲)

امام اہلسنت سیدی اعلٰی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

حیاتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء کا منکر گمراہ بد دین ہے۔۔۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیاتِ حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 111، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

چنانچہ علامہ ابن حجر قسطلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ میں فرماتے ہیں: "وقیل: انما حرم من لانہ علیہ السلام حی فی قبرہ، ولھذا حکی الماوردی انہ لایجب علیھن عدۃ الوفاۃ" ترجمہ: ایک قول یہ ہے کہ ازواج مطہرات سے نکاح کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اسی لئے امام ماوردی نے نقل فرمایا کہ ان پر عدت وفات بھی واجب نہیں تھی۔

(المواہب اللدنیہ، الفصل الرابع، مااختص بہ من الفضائل والکرامات، جلد7، صفحہ264، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

اوراس کی شرح میں علامہ عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"(وقیل انما حرمن ,لانہ علیہ السلام حی فی قبرہ )ویکون حالہ عند صاحب ذاالقیل کالنائم ,وھذامقابل قولہ تکرمۃ لہ خصوصیۃ ,لانہ یفیدانقطاع نکاحہ بموتہ ,وھذایفیدانہ لم ینقطع,(ولھذا حکی الماوردی)وجھاللشافعیۃ (انہ لایجب علیھم عدہ الوفاۃ )لحیاتہ ومثلہ یقال فی غیرہ من الانبیاء علی قیاسہ ,وذکر الخطابی عن ابن عیینۃ انھن فی معنی المعتدات فلھن سکنی البیوت ماعاش ولایملکن رقابھا"ترجمہ: ایک قول یہ ہے کہ ازواج مطہرات سے نکاح کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبرانور میں زندہ ہیں اورآپ قیلولہ کرنے کی حالت میں تشریف فرماہیں جیسے کوئی سونے والا شخص ہوتاہے اور یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ موت نکاح کے منقطع ہونے کافائدہ دیتی ہے جبکہ نیندیہ فائدہ دیتی ہے کہ نکاح منقطع نہیں ہوا۔(جب نکاح ہی منقطع نہیں ہواتو عدت کیسی ؟)اسی وجہ سے امام ماوردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایاکہ بیشک ان پر عدت وفات واجب نہیں اور یہ آپ ﷺ کی حیات (یعنی زندہ )ہونے کی وجہ سے ہے،اورآپ ﷺ کے علاوہ دیگرانبیاء کرام (کی ازواج) کی عدت کے بارے میں بھی اسی پر قیاس کرتے کہا گیا(کہ ان پر بھی عدت نہیں ہے)

(شرح زرقانی علی المواہب، الفصل الرابع مااختص بہ من الفضائل والکرامات، جلد7، صفحہ264، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ آیت کریمہ "والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً"(ترجمہ: تم میں جو مریں اور بیویاں چھوڑجائیں) تحت فرماتے ہیں:

"منکم"میں مسلمانوں سے خطاب ہے۔معلوم ہواکہ کفارکے یہ احکام نہیں نیز یہ احکام نبی کریم ﷺ کے (بھی) نہیں ،(یعنی حضور ﷺ کی ازواج پاک کیلئے عدت واجب نہیں کہ یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے،)(کیونکہ) حضور ﷺ کی وفات شریف کے بعدان کی ازواج پاک کسی سے کبھی نکاح نہیں کرسکتیں ،کیوں کریں؟کہ حضور ﷺ (تو)حیات النبی ہیں ،رب فرماتاہے:"ولاتنکحوا ازواجہ من بعدہ ابداً" نہ اس لئے کہ وہ مسلمانوں کی مائیں ہیں،وہ بیویاں احترام میں ماؤں سے بڑھ کر ہیں، مگر احکام میں مائیں نہیں، اسی لئے ان سے پردہ فرض، ان کی اولاد سے امت کا نکاح درست، ان کی میراث امت کو نہیں ملتی۔

(تفسیر نعیمی، پارہ2، تحت الآیۃ234، مکتبہ اسلامیہ: لاہور)

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

21ذوالحجۃ الحرام 1441ھ 12اگست 2020